حفظِ قرآن کی اہمیت

مدرّس: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ ' قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((**لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِىْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ مَا احْتَرَقَ**)) (سنن الدارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر رکھ دیا جائے قرآن مجید کو کسی چمڑے میں پھر وہ آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلے گا۔''

یہ حدیث سنن دارمی میں ہے۔ سنن دارمی حدیث کی گیارہ مشہور کتابوں میں سے ایک ہے۔ اگرچہ یہ صحاحِ ستہ میں شامل نہیں تاہم اس کی اہمیت سے انکار نہیں۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ' سنن دارمی کو سنن ابن ماجہ پر فوقیت دیتے ہیں' جبکہ ابن ماجہ صحاح ستہ میں شامل ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جہنی ہیں۔ مدینہ میں آ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا' پھر مدینہ میں ہی مقیم ہو گئے۔ انہیں قرآن وحدیث اور فقہ کے ساتھ گہری دلچسپی تھی۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نامور تیرانداز اور ماہر فنونِ جنگ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی محفل میں ہمیشہ حاضر رہنے کی کوشش کرتے۔ کتب حدیث میں آپؓ کی ۵۵ مرویات ہیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں بے مثل و بے مثال ہے' اسی طرح وہ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت بے حد وحساب اور بے پایاں ہے اسی طرح کلام اللہ کی رفعتِ شان کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ اس حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر قرآن مجید چمڑے کے اندر رکھا جائے اور پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو آگ اُس کو نہیں جلائے گی''۔ گویا قرآن مجید کی برکت سے چمڑا نہیں جلے گا اور قرآن مجید بھی محفوظ رہے گا۔ یہ قرآن مجید کی معجزانہ شان ہے اور معجزہ نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ صورت رسول اللہ ﷺ کے حینِ حیات تھی۔ اگرچہ اب بھی کئی دفعہ سننے میں آیا ہے کہ کسی جگہ آگ لگ گئی اور چمڑے کی جلد میں موجود قرآن مجید وہاں محفوظ رہا۔

شارحینِ حدیث کے مطابق اس حدیث میں چمڑے سے مراد انسان کی کھال ہے اور آگ سے مراد جہنم کی آگ ہے۔ چنانچہ حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جس جسمِ انسانی کے اندر قرآن مجید محفوظ ہو اُس جسم کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی۔ ظاہر ہے کہ جب ''لا الٰہ الا اللہ'' کا اقرار اُخروی نجات کا ذریعہ ہے اور ''لا الٰہ الا اللہ'' قرآن مجید کا حصہ ہے تو پھر پورا قرآن تو لازماً نجات کا ذریعہ بنے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے اور ان دونوں کی سفارش قبول کی

جائے گی۔

جس شخص نے سالہا سال محنت کر کے اُس کلام کو اپنے سینے میں اتار لیا' جسے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے قلبِ مبارک پر نازل کیا تھا تو اس کی فضیلت کا کیا حال ہوگا! عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صاحبِ قرآن (حافظ) سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ قرآن مجید پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا' پس تیرا مقام وہی ہے جہاں تو آخری آیت پر پہنچے۔'' (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے اس حرف کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے' بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف''۔ گویا الٓمّٓ پڑھنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ حافظ قرآن حفظ کرتے ہوئے قرآن کی آیات کو بار بار پڑھتا ہے اور نیکیاں حاصل کرتا ہے۔ حفظ کے دوران حافظ دہرا دہرا کر اس قدر قرآن پڑھ لیتا ہے جتنا غیر حافظ تقریباً ساری عمر میں پڑھتا ہے۔ پھر حافظ زندگی بھر چلتے پھرتے قرآنی آیات کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اسے ہر حرف پر نیکی ملتی ہے۔ اندازہ کیجیے وہ تلاوتِ قرآن کے ذریعے زندگی بھر کتنی نیکیاں کما لیتا ہے!

قرآن مجید ایک ضخیم کتاب ہے اور اسے زیر زبر کی رعایت کے ساتھ یاد کرنا اور پھر اسے یاد رکھنا بظاہر ایک مشکل کام معلوم ہوتا ہے' مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اسے آسان کر دیا ہے۔ چھوٹی عمر کے بچے کو حفظِ قرآن پر لگا دیا جاتا ہے تو وہ دو تین سال میں پورا قرآن حفظ کر لیتا ہے۔ اپنے اردگرد میں دیکھیے کتنے ہی بچے ہیں جو حافظ ہیں! اگر حفظِ قرآن مشکل ہوتا تو بچے کیا بڑے بھی اس کو حفظ نہ کر سکتے' مگر ایسا نہیں ہے' ہمارے معاشرے میں ہزاروں کی تعداد میں بچے' بوڑھے اور جوان حافظِ قرآن موجود ہیں۔

حضرت سعید بن سلیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ''قیامت کے دن اللہ کے کلام سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا' نہ کوئی نبی' نہ کوئی فرشتہ اور نہ کوئی اور۔'' (فضائل اعمال' بابِ فضائلِ قرآن)

حدیث میں آتا ہے کہ قرآن مجید وہ سفارش کرنے والا ہوگا کہ اس کی سفارش رد نہیں کی جائے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت مقبول ہے اور ایسا جھگڑالو ہے کہ جس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا ہے''۔ (ابن حبان)

سورۃ الملک کے فضائل میں منقول ہے کہ اس نے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کی تو وہ بخش دیا گیا۔ (مسند احمد۔ جامع ترمذی) جبکہ حافظ تو وہ ہے جسے صرف سورۃ الملک نہیں بلکہ قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں یاد ہیں اور وہ اُن کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔ اس طرح وہ تمام آیات وسور کے فضائل سے مالا مال ہوتا رہتا ہے۔ حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی' اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو' پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود اس کا عامل

ہو''۔(مسند احمد' سنن ابوداؤد)

حافظ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید کے معانی اور مطالب سے آگاہ ہو اور اس کے احکام پر عمل پیرا بھی ہو۔ حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام سمجھا' حق تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس افراد کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔'' (ابن ماجہ' دارمی) یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو حافظ کو حاصل ہوگا۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ مشرک اور کافر کو کسی طرح کی سفارش نفع نہ دے گی' کیونکہ ان کے بارے میں قرآن مجید میں فیصلہ ہو چکا کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

بہرحال حافظِ قرآن کو قرآن مجید کی حفاظت حاصل رہے گی۔ قرآن مجید کی برکات دنیا کی زندگی میں بھی اسے ملیں گی اور قبر اور حشر میں بھی قرآن مجید اس کے لیے سختیوں سے بچاؤ کا ذریعہ بنے گا۔ حافظِ قرآن کے لیے حفظِ قرآن بہت بڑا اعزاز ہے۔ وہ جب فوت ہوگا تو قرآن اپنے سینے میں محفوظ لے کر قبر میں جائے گا۔ قرآن کلامِ الٰہی ہے' وہ ضرور وہاں اس کا مونس و غم خوار ہوگا اور اس کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا۔ سورۃ التغابن میں قرآن مجید کو ''نور'' کہا گیا ہے۔ نور ایک خوبصورت لفظ ہے جو خوبی' اچھائی' خیر' عمدہ اخلاق اور حسن و جمال کے معنوں میں مجازاً استعمال ہوتا ہے مگر اس کا اصل معنی تو روشنی ہے۔ ظاہر ہے جو شخص پورا قرآن یعنی نور اپنے سینے میں لے کر قبر میں جائے گا تو وہاں اس کی قبر قرآن کے نور سے منور ہو جائے گی اور اسے کسی طرح کی ظلمت کا سامنا نہ کرنا پڑے گا اور پھر حشر کے روز بھی یہی قرآن اس کی نجات کا باعث بنے گا۔

بقیہ حواشی: شریعتِ اسلامی میں شراب نوشی کی سزا

(۸۰) سنن الترمذی' کتاب الحدود' باب ماجاء فی حد السکران۔
(۸۱) سنن ابی داوٗد' کتاب الحدود' باب اذا تتابع فی شرب الخمر۔
(۸۲) مرقاۃ المفاتیح' ج۷' ص ۱۷٦۔
(۸۳) الھدایہ' المجلد الرابع' کتاب الحدود باب حد الشرب۔
(۸٤) الفقه علی المذاھب الاربعة' ج٥' ص ۲٥'۲٦۔
(۸٥) سنن الترمذی' کتاب الحدود۔
(۸٦) حافظ ابن حجر نے ''التلخیص'' میں اس روایت کے متعلق لکھا ہے: ''لم یسبق ابن دحیة الی تصحیحه'' نیل الاوطار' المجلد الرابع' الجزء السابع باب مقدار الجلد فی الخمر۔
(۸۷) کنز العمال' ج۳' ص ۱۰۰۔
(۸۸) کتاب الآثار' حدیث ۹۲۔
(۸۹) سنن الترمذی' کتاب الحدود' باب ما جاء فی حد السکران۔
(۹۰) صحیح مسلم' کتاب الحدود' باب حد الخمر۔ و سنن ابی داوٗد' کتاب الحدود' باب فی الحد فی الخمر
(۹۱) صحیح البخاری' کتاب الحد' باب الضرب بالجرید والنعال۔